Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز جمعرات — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ یکم تبلیغ ۱۳۵۲ ہش یکم فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ـ ۳۱ صلح ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ـ ۳۱ صلح ـ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

چکر پہلے کی نسبت کم آرہے ہیں لیکن آج صبح سے شدید درد ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو محض اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا کرے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

آمین

خاکسار کی خالہ صاحبہ (میری بیوی کی والدہ صاحبہ) ان دنوں ذیابیطس کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور پشاور ہسپتال میں داخل ہیں۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ نیز میرے خالو عبدالرحمٰن خان صاحب کو بس سے گرنے کی وجہ سے پاؤں پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔

احباب سے ان دونوں کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر احمد رفیق امام مسجد لنڈن)

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر نے کچھ عرصہ قبل موتیا کا اپریشن کرایا تھا۔ نظر تو بفضلہ تعالیٰ عود کر آئی ہے لیکن ابھی تک لکھنے پڑھنے کے قابل نہیں ہوئے ہیں جس کی وجہ سے تشویش ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور نظر اتنی تیز ہو جائے کہ آپ بآسانی لکھ پڑھ سکیں۔ محترم اختر صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ کی طبیعت بھی اکثر ناساز رہتی ہے احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے بھی دعا کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی خاطر نفس کی مخالفت بھی ایک عبادت ہے جس کا ثواب ملتا ہے!

انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہیئے کہ اُسے یہ یقین ہو جائے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں ہے

"مخالفتِ نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اور سولے مگر وہ مخالفتِ نفس کرکے مسجد چلا جاتا ہے۔ تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی محدود ہوتا ہے۔ ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ثواب نہیں سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عادت کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا تو ثواب کیسے رہا؟ نفس کی مخالفت کرنے سے ثواب تھا۔ اب رہی نہیں۔

قرآن شریف میں ہے۔ وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ۔ (پ ۲۷) یعنی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور اس کا درجہ ثواب نہ رہا۔ یہ بات بے صبری سے نہیں ملتی۔ انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہیئے کہ اس کا دل یقین کرلے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں۔ آخر خدا تعالیٰ مہربان ہو کر دروازہ کھول دیتا ہے۔ اسی طرح ایک اور بزرگ کا قول ہے کہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ عبادات ترک کر دیتا ہے بلکہ یہ معنے ہیں کہ عبادات کی بجا آوری میں اُسے جو تکلیف ہوتی تھی وہ ساقط ہو جاتی ہے۔ اب عبادات محبوبات نفس میں شامل ہو گئیں۔ جیسے کھانا پینا وغیرہ اس کی محبوبات نفس تھیں۔ ایسا ہی نماز روزہ ہو گیا۔ خدا تعالیٰ جیسا وفادار اور کوئی نہیں۔ دوستی اور اخلاص کا حق جیسے وہ ادا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ انسان بڑے جوش والا ہے۔ وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ جلدی بے صبر نہیں ہو جانا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۶)

یوم مصلح موعود

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جماعت احمدیہ ہر سال جلسے کرتی ہے۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہوگا۔ جو جماعتیں اس دن جلسے کر سکیں، وہ ضرور اس دن جلسے منعقد کریں۔ اگر شہری جماعتیں اتوار ۱۸ فروری کو جلسہ کرنے میں سہولت دیکھیں تو اتوار کے دن جلسہ کریں۔ اُمراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمائیں۔ جلسے اس دن کے شایانِ شان کئے جائیں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹیں بھی بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر :- مسعود احمد، پرنٹر :- سید عبدالحی، مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم تبلیغ ۱۳۵۲ ھش

قرآنِ مجید کے احترام کا صحیح طریق!

اِس سے کسی بھی کلمہ گو مسلمان کو مجالِ انکار نہیں ہے کہ قرآنِ مجید وہ بے مثل و مانند کلام الٰہی ہے جس کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ قیامت تک رونما ہونے والے تمام بنی نوعِ انسان کی فلاح و نجاح وابستہ ہے۔ روئے زمین پر صرف یہی اور یہی ایک زندہ اور زندگی بخش کتاب ہے اِس لئے اِس کا احترام اور اس کی تعظیم و تکریم کا پورا پورا خیال رکھنا ضروری ہے لیکن یہ ادب و احترام اِس امر کا متقاضی ہے کہ ہم قولاً اور فعلاً ہر دو لحاظ سے اِس کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھنے والے ہوں یعنی ظاہری لحاظ سے بھی اِس کے ادب کو ملحوظ رکھیں اور پھر اِس کے جملہ احکامات پر عمل پیرا ہوکر ہم اپنے عمل سے بھی اِس امر کا ثبوت بہم پہنچائیں کہ ہم صحیح معنوں میں اِس کی عزت کرنے والے اور اس کی عظمت و شان کا دم بھرنے والے ہیں۔

اِس کے لئے ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کا ظاہری ادب و احترام اس طریق پر کیا جائے کہ اِس کے نتیجہ میں عملی احترام میں فرق نہ آنے پائے کیونکہ اگر ہمارا عمل قرآنی تعلیم کے مطابق نہ ہو تو یہ اِس امر کا ایک بیّن ثبوت ہوگا کہ ہمارے دل حقیقی تعظیم و تکریم سے عاری ہیں۔ اگر فی الواقعہ ہمارے دل میں قرآنِ مجید کی تعظیم و تکریم کا حقیقی جذبہ موجزن ہے تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہمارا عمل قرآنی تعلیم کے مطابق نہ ہو۔ ظاہری تعظیم و تکریم اور عملی تعظیم و تکریم لازم و ملزوم ہیں۔ ایک کو دوسرے سے جُدا کیا ہی نہیں جاسکتا۔ اِس لحاظ سے ایسی ظاہری تعظیم و تکریم جس کے نتیجہ میں عملی تعظیم و تکریم میں روک واقع ہوتی ہو فی الحقیقت تعظیم و تکریم کہلانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ وہ خود ایک نوع کی بے حرمتی پر دلالت کرتی ہے۔

مثال کے طور پر اکثر مسلمان گھرانوں میں قرآنِ مجید کو ریشمی اور بیش قیمت جزدانوں میں بند کرکے اِتنی اُونچی جگہ رکھ دیا جاتا ہے کہ جہاں سے اسے اُتارنا دقت طلب ہونے کے باعث طبیعت میں تساہل پیدا کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے یعنی اعجازِ کلامِ قرآن اور اعجازِ اثرِ کلامِ قرآن پر غور کرنے سے محروم ہوجاتا ہے۔ جب اسے تلاوت کرنے اور قرآنی ہدایت پر غور کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا تو لازماً وہ اس پر عمل کرنے کی توفیق سے بھی محروم ہی رہتا ہے۔ ہرچند کہ قرآنِ مجید کو قیمتی جُزدانوں میں بند کرنے اور اسے سب سے اُونچی جگہ رکھنے میں نیت یہی ہوتی ہے کہ قرآنِ مجید کے ظاہری احترام میں فرق نہ آئے لیکن بسا اوقات ظاہری احترام کے طریقوں میں غلو کی یہ کیفیت عملاً قرآن سے مہجوری کا باعث بن جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اِس نوعیت کا احترام فی الحقیقت احترام نہیں رہتا بلکہ عند اللہ بے حُرمتی شمار ہوتا ہے اور انسان اِس کی وجہ سے قابلِ مؤاخذہ ٹھہرتا ہے۔ پس اگر قرآنِ مجید کو قیمتی جزدانوں میں بند رکھنے اور بہت اُونچی جگہ پر لٹکانے کی بجائے ایسی صاف ستھری اور اُونچی جگہ پر رکھا جائے جہاں سے اسے بآسانی اُٹھایا اور اِس سے استفادہ کیا جاسکے تو ایسا کرنا حقیقی احترام کے عین مطابق ہوگا۔ حقیقت یہی ہے کہ ظاہری ادب و احترام میں اتنا غلو جس کے نتیجہ میں قرآن سے مہجوری لازم آتی ہو ہرگز بھی درست نہیں ہے۔

اسی طرح قرآنِ مجید کی آیات کے بارہ میں ظاہری ادب و احترام کے خیال سے یہ پابندی عائد کرنا بھی کسی صورت درست شمار نہیں ہوسکتا کہ انہیں کسی مضمون، اخبار، رسالے یا کتاب میں سرے سے نقل ہی نہ کیا جائے۔ اور اگر قرآنی آیات کا حوالہ دینا ہی ہو تو ان کا صرف ترجمہ ہی درج کیا جائے۔ اِس قسم کی پابندی کی وجہ ایک مسودہ قانون میں (جو حال ہی میں ایک معزز رکن اسمبلی کی طرف سے پنجاب اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے) یہ بیان کی گئی ہے کہ اِس امر کا احتمال ہے کہ ایسی کتاب یا اخبار و رسالہ کے ایسے اوراق جن پر آیاتِ قرآنی درج ہوں کثرتِ استعمال کی وجہ سے بوسیدہ ہونے اور پھٹ جانے کے باعث اِدھر اُدھر رُلتے پھریں اور اِس طرح آیاتِ قرآنی کی بے حُرمتی لازم آئے۔ اِس میں شک نہیں قرآنِ مجید کا ظاہری احترام بھی ضروری ہے اور لوگوں پر اس کا پُورا پُورا خیال رکھنا لازم ہے لیکن احترام کے نام پر قرآنی ہدایت کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کرنا اور اِس طرح عملی احترام سے محرومی کے امکان کو نظرانداز کرنا بجائے خود بے حرمتی کے مترادف ہوگا۔ بجائے اِس کے کہ لوگوں کی اِس رنگ میں تربیت کی جائے کہ وہ قرآنِ مجید کے اوراق یا کتابوں اور رسالوں وغیرہ کے ایسے صفحات کو جن پر آیاتِ قرآنی درج ہوں زمین پر نہ بکھرنے دیں اور انہیں جائز طریق پر ٹھکانے لگائیں۔ خود آیاتِ قرآنی کی اشاعت پر ہی پابندی لگانا یا ان کا صرف ترجمہ شائع کرنے پر مجبور کرنا درست نہیں ہے۔ خود آیاتِ قرآنی کی اشاعت پر پابندی لگانے اور ازروئے قانون اسے جُرم قرار دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ قرآنی آیات سے نور اور ہدایت حاصل کرنے سے غافل اور محروم ہوتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ محمدیہ کو انتہا زمانہ تک دو معجزے یعنی اعجازِ کلامِ قرآن اور اعجازِ اثرِ کلامِ قرآن عطا فرمائے ہیں جن کے مقابلہ میں مذاہبِ باطلہ ابتداء سے عاجز چلے آتے ہیں۔ کلامِ قرآن جو لاریب لفظاً اور معنًا کلامِ الٰہی ہے اِن دونوں اعجازوں کا حامل ہے قرآنِ مجید کا کوئی ترجمہ بھی خواہ وہ کتنا ہی اعلیٰ پائے اور اُونچے معیار کا کیوں نہ ہو اپنی جگہ کلامِ الٰہی کے اِن دونوں اعجازوں سے متصف قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جو جذب اور جو مقناطیسی کشش اور جو انقلاب انگیز تاثیر کلامِ الٰہی میں ہوسکتی ہے انسانوں کے کئے ہوئے ترجموں میں اسے ڈھونڈنا سراسر لاحاصل ہے۔ آیاتِ قرآنی کی اشاعت پر اِس نوع کی مجوزہ پابندی ظاہری ادب و احترام کی ایک ایسی صورت کی آئینہ دار ہے جس سے عملی ادب و احترام میں روک واقع ہوگی اور بالآخر قرآنی نُور و ہدایت سے محرومی پر منتج ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ حالانکہ حقیقی ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ ظاہری احترام میں بہر صورت توازن پایا جاتا ہو یعنی ظاہری احترام ایسا متوازن ہو کہ جس کے نتیجہ میں عملی احترام کی راہیں استوار ہوتی چلی جائیں۔

ہمارے نزدیک اوّل تو ایسا مسودہ قانون پیش ہی نہیں ہونا چاہیئے تھا اور اب جبکہ یہ پیش ہوگیا ہے تو پیش کرنے والے معزز رکن اسمبلی کو اس کی مضرت سے آگاہ ہونے کے بعد اسے خود ہی واپس لے لینا چاہیئے اور اسے زیرِ غور لانے پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی یاد میں

مرزا عزیز احمد اک پیکرِ محبت
صد حیف ہوگئے ہیں وہ آج ہم سے رُخصت
پچیس ۲۵ جنوری کو اِک زخم ہم نے کھایا
اُس مردِ باخُدا کا جب آیا وقتِ رحلت
افسوس ہوگیا ہے ہم سے نہاں وہ چہرہ
رہتی تھی جس پہ رقصاں ہر آن اک لطافت
ہر ایک سے محبت ہر ایک سے مروّت
ہر دلعزیز صورت ہر دلعزیز سیرت
روتے ہوؤں کو ڈھارس دینا تھا کام اُنکا
ہر غمزدہ کے سر پر رکھتے تھے دستِ شفقت
دارالمسیح اُن کو آتا تھا یاد اکثر
پہنچیں کسی طرح واں رہتی تھی اُن کو حسرت
ظاہر میں آپ تھے گو سلطان ابنِ سلطاں
باطن میں آپکی تھی درویش کی طبیعت
حلم اور انکساری مسلک تھا انکا لیکن
موقعہ پہ تھے دکھاتے مردانگی و جرأت
آئے وُہ اِس جہاں میں باغ و بہار بن کر
رخصت ہوئے تو پایا اعلیٰ مقامِ جنت
دستِ دُعا اُٹھا ہے شبیرِ غمزدہ کا
ہوتا رہے الٰہی اُن پر نزولِ رحمت

[illegible] شبیر [illegible] ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب ۴

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کے دو پہلو

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید بر موقع جلسہ سالانہ

(۳)

حیات طیبہ کے چند واقعات

اب میں حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ سے چند واقعات بیان کروں گا۔ جن سے ان راستوں کی نشان دہی ہوتی ہے۔ جن پر چلنا تربیت اولاد کے لئے ضروری ہے۔ حضور علیہ السلام کی زندگی میں یہی نظر آتا ہے کہ اولاد کی تربیت کے لئے حضور نے مختلف طریق اختیار کئے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے روز و شب تو دست با کار و دل بایار کے مصداق تھے۔ کام کرتے۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت تسبیح و تحمید آپ کی زبان پر جاری رہتی تھی۔ اس قدر مصروف الاوقات ہونے کے باوجود حضور علیہ السلام اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بھی پوری طرح توجہ رکھتے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جو حضور علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی ہیں، تحریر فرماتی ہیں:-

"میری یادوں کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبتاً کمزوری کا زمانہ تھا اکثر چکروں کا دورہ ہوتا۔ مگر آپ کی انتھک محنت کی مثال نہیں ملتی باہر جانا ہے۔ نمازوں میں جاتے ہیں۔ مگر اس وقفہ میں آپ برابر تحریر کا کام کرتے رہتے۔ اتنی مصروفیت اتنے کام۔ پھر خدمت دین اسلام کا بار کاندھوں پر۔ اپنے مشن کی اہمیت کا اندازہ آپ سے بڑھ کر کس کو ہوگا۔ کام اور عشق صادق کا کام ایمان کامل سچی لگن کا کام یقین کامل کہ میں مقرر کردہ ہوں خدا تعالیٰ کا۔ خود اپنے کو سب سے بڑھ کر حق الیقین ہے پھر سوچنا چاہیئے کہ کتنا بڑا بار ہوگا جو باوجود اس امر پر ایمان رکھ کہ میرا مولا میرا معین و نصیر ہے۔ مگر جتنا ایمان و یقین، جتنا عشق کا درجہ بڑھا ہوا اتنا ہی احساس ذمہ داری اور لگن زیادہ ہوتی ہے۔ مگر آپ تھے کہ دل میں یاد ہاتھ میں کام کار دوست میں۔ دماغ بھی اس تصور میں ہے ہر لحظہ۔ پھر بھی اس کے مقرر کردہ انسانی حقوق و فرائض نہایت احسن طریق سے نباہتے ادا فرماتے ..... میرا پلنگ بستر پاس بہت قریب ہی ہوتا تھا اور اکثر میری آنکھ رات کو کھلتی۔ دیکھتی کہ آنکھیں بظاہر بند ہیں مگر لبوں پر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم درود اور ذکر الٰہی جاری ہے۔ مجھے پہچان ہو گئی تھی۔ آپ کے لبوں کی حرکت پہچان لیتی اور ہلکی سی آواز بھی سن لیتی۔ میں بچی تھی یا بالکل چھوٹی۔ جب بھی آپ نے مجھے کہا اور شاید کئی بار کہ جب تم آنکھ کھلے کروٹ لیتی ہو اسوقت ضرور دعا کر لیا کرو۔"

(الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۷۲ء)

حضرت میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میاں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا:

"میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی حصہ سوم ص۳۱۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں بچپن میں ایک طوطا شکار کر کے لایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دیکھ کر کہا "محمود اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کیا بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں کہ انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں۔ بعض جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ ان کی آواز سن کر کان لذت حاصل کریں۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم ص۲۵۹)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:-

"حضرت صاحب ایک دفعہ سالانہ جلسہ پر تقریر کر کے جب واپس گھر تشریف لائے تو حضرت میاں صاحب سے (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) جن کی عمر اس وقت دس بارہ سال کی ہوگی۔ پوچھا کہ میاں یاد بھی ہے کہ آج میں نے کیا تقریر کی تھی۔ میاں صاحب نے اس تقریر کو اپنی سمجھ اور حافظہ کے موافق دہرایا۔ تو حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے۔ خوب یاد رکھا ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۱۱۲)

بچوں کو نصیحت کہ بڑوں کا نام ادب سے لینا چاہیئے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس حجرہ میں کھڑے تھے جو عزیزم میاں شریف احمد کے مکان کے ساتھ ملحق ہے۔ والدہ صاحبہ بھی پاس تھیں۔ میں نے کوئی بات کرتے ہوئے مرزا نظام الدین کا نام لیا تو صرف نظام الدین کہا حضرت مسیح موعود نے فرمایا "میاں آخر وہ تمہارا چچا ہے اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۲۱)

(مرزا نظام الدین صاحب حضور کے چچا زاد تھے اور آخر تک شدید مخالف رہے۔ اور کوئی موقعہ تنگ کرنے اور تکلیف دینے کا ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے)

حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"آپ کی قدیم عادت تھی کہ دروازہ بند کر کے بیٹھا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک لڑکے نے زور سے دستک دی اور منہ سے بھی کہا "ابا بوا کھول" آپ وہیں اٹھے ہیں اور دروازہ کھولا ہے۔ کم عقل بچہ اندر گھسا ہے اور ادھر ادھر جھانک تانک کر الٹے پاؤں نکل گیا ہے۔ حضرت نے معمولاً پھر دروازہ بند کر لیا ہے۔ دو ہی منٹ گزرے ہوں گے جو پھر موجود اور زور زور سے دستک دے رہے ہیں اور چلا رہے ہیں ابا بوا کھول۔ آپ پھر بڑے اطمینان اور جمعیت سے اٹھے ہیں اور دروازہ کھول دیا ہے۔ بچہ اب کی دفعہ بھی اندر نہیں گھستا ذرا سر ہی اندر کر کے اور کچھ منہ میں بڑبڑا کے پھر الٹا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت بڑے ہشاش بشاش بڑے استقلال سے دروازہ بند کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ ہی منٹ گزرے ہیں تو پھر موجود۔ اور پھر وہی گرما گرمی اور شور کہ ابا بوا کھول اور آپ اٹھ کر اسی وقار اور سکون سے دروازہ کھول دیتے ہیں اور منہ سے ایک حرف تک نہیں نکالتے کہ تو کیوں آتا اور کیا چاہتا ہے اور آخر تیرا مطلب کیا ہے جو بار بار ستاتا اور کام میں حرج ڈالتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ گنا کوئی بیس دفعہ ایسا کیا اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود مولانا عبدالکریم سیالکوٹی ص۲۰،۱۹)

(باقی ص ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:۔

"بارہا میں نے دیکھا ہے اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کو مضطر کر کے پائینتی پر بٹھا دیا ہے اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں۔ اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں گویا کوئی مثنوی ملائے روم سنا رہا ہے"

حضرت مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:۔

حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں بچے کیسے ہی بیہودہ، شوخی کریں سوال میں تنگ کریں، اور بیجا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔ محمود کوئی تین برس کا ہوگا۔ آپ لدھیانہ میں تھے میں بھی وہیں تھا گرمی کا موسم تھا مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی آدھی رات کا وقت ہوگا جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے ادھر ادھر کی باتوں میں بہلانے کی آواز آئی حضرت اسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا دیکھو محمود! وہ کیسا تارا ہے، بچے نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا اور ذرا چپ ہوا، پھر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کر دیا "ابا تارے جانا" کیا مجھے مزا آیا اور پیارا معلوم ہوا آپ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا "یہ اچھا ہوا ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی راہ نکال لی۔ آخر بچہ روتا روتا خود ہی جب تھک گیا چپ ہو گیا مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی کا یا شکایت کا آپ کی زبان سے نہ نکلا" (سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا عبد الکریم صفحہ ۲۳)

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اولاد کی تربیت میں والدین اور بچوں کے درمیان بے تکلفی کا ماحول ضروری ہے کیونکہ اگر بے تکلفی نہ ہو تو والدین کو بچوں کی کمزوریوں کا علم بھی نہ ہو سکے گا۔ اور کمزوریوں کا علم نہ ہوگا تو ان کی اصلاح بھی نہ ہو سکے گی۔ اس معاملہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوہ ہمارے سامنے ہے سیرۃ المہدی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی اپنے بچوں کو پیار سے چھیڑا بھی کرتے تھے اور وہ اس طرح سے کہ کبھی کسی بچہ کا پہنچہ پکڑ لیا اور کوئی بات نہ کی خاموش ہو رہے یا بچہ لیٹا ہوا ہو تو اس کا پاؤں پکڑ کر اس کے تلوے کو سہلانے لگے خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب کی اس روایت نے میرے دل میں ایک عجیب درد آمیز مسرت کی یاد تازہ کی ہے کیونکہ یہ پہنچہ پکڑ کر خاموش ہو جانے کا واقعہ میرے ساتھ بھی (اس خاکسار عاصی کے ساتھ جو خدا کے مقدس مسیح کی جوتیوں کی خاک جھاڑنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتا) مگر گزرا ہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ ورنہ ہم کہاں بزم شہریار کہاں۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۴۲)

اس بے تکلفی کا ماحول پیدا کرنے کی غرض سے اور اسی غرض سے کہ بچوں کو سمجھانے کا یہ طریق بھی بڑا مؤثر ہے۔ حضور علیہ السلام بچوں کو کبھی کبھی کہانیاں بھی سنایا کرتے تھے۔

حضرت عرفانی صاحب نے سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں وہ کہانیاں درج کی ہیں جو حضور علیہ السلام نے ۱۸۹۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سنائی تھیں۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض اوقات گھر میں بچوں کو بعض کہانیاں بھی سنایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک بُرے بھلے کی کہانی آپ عموماً سنایا کرتے تھے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ایک بُرا آدمی تھا اور ایک اچھا آدمی تھا اور دونوں نے اپنے اپنے رنگ میں کام کئے آخر بُرے آدمی کا انجام بُرا ہوا اور اچھے کا اچھا۔" (سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۵۴)

بعض اوقات بچے بھی آپ کو کہانیاں سنانا شروع کر دیتے اور آپ بیٹھے سنتے۔ نہ اس لئے کہ آپ کو کوئی شوق تھا بلکہ محض اس لئے کہ ان کی دل شکنی نہ ہو۔ اور بچوں کی تربیت کے متعلق جو اصول آپ کے ہیں ان کے خلاف نہ ہو تربیت اولاد کے لئے تحمل اور ان کا احترام بھی ضروری ہے (سیرت مسیح موعود جلد اوّل صفحہ ۵۶)

(باقی)

نوافل کی نسبت فرائض کی اہمیت

پانچ جانئے اسلام میں فریضہ نماز کو بڑی اہمیت حاصل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء نمازوں کی حاضری بھی لیتے تھے۔ ابو داؤد اور سنن نسائی میں ابی ابن کعب کی روایت درج ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، سلام کے بعد دریافت کیا کہ کیا فلاں شخص حاضر ہے صحابہ نے جواب دیا نہیں۔ آنحضرتؐ نے دوبارہ دریافت کیا کہ کیا فلاں شخص حاضر ہے صحابہ نے کہا کہ نہیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح اور عشاء کی نمازیں منافقین پر بڑی بھاری ہیں اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ ان کا کتنا ثواب ہے تو ضرور ان میں آیا کرو۔ اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔ (بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۹۶)

ایک دوسری حدیث میں ہے جو ابو بکر ابن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک دن صبح کی نماز میں حضرت عمرؓ نے سلیمان ابن ابی حثمہ کو نہ پایا۔ اس صبح کو حضرت عمرؓ بازار کی طرف گئے سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا۔ آپ حضرت شفاء ام سلیمان کے پاس سے گزرے اور اس سے پوچھا اور فرمایا کہ آپ کے بیٹے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا، اس نے کہا کہ اس نے رات بھر نوافل ادا کئے اور صبح کے وقت نیند غالب آگئی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ

لَأَنْ أَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ لَيْلَةً (مشکوٰۃ صفحہ ۹۶)

میں اگر صبح کی نماز باجماعت ادا کر لوں تو وہ زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت اس کے میں ساری رات نوافل ادا کروں۔

ان دونوں احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نمازوں کی پابندی کا کتنا خیال رکھتے اور یہ کہ نوافل کی نسبت فرائض کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

تحریک جدید کے اغراض میں میرے ساتھ تعاون کریں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اے مردو! اور عورتو!! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کی اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین اور آسمان کا خدا جانتا ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن من اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ محض فضل و احسان ہے کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کو پھیلانے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے کو تمام عالم میں بلند کرنے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار۔ جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار (درثمین)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت تعلیم کے اعلانات

فوج میں باقاعدہ کمیشن بارہواں گریجوایٹ کورس

شرائط۔ عمر۔ ۱۵ مارچ کو ۱۷ تا ۲۳ سال۔ تعلیمی قابلیت بی اے بی ایس سی۔
جو ٹریننگ کالج میں ایک سال۔ پاکستان میں تین سال سے زائد رہائش ضروری ہے۔
ابتدائی انٹرویو کے مقامات۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ کھاریاں۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ ملتان۔ حیدرآباد کراچی اور کوئٹہ۔

درخواست کے ہمراہ دو پاسپورٹ سائز گلیزڈ کا غیر پیڈ فوٹو۔ بغیر سن گلاسز۔ فوٹو ۱۵ دن کے اندر لیا ہوا ہو درخواست مجوزہ فارم پر مع دو مصدقہ فوٹو۔ تمام سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول ۵/ روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر ذیل کے پتہ پر ۱۵؍۲؍۷۳ تک پہنچنی ضروری ہے بذریعہ ڈاک رجسٹرڈ AD دستی۔ درخواست وصول نہیں کی جائے گی۔ درخواست کا فارم بریگیڈ ڈنگ دفتر سٹیشن ہیڈکوارٹرز ضلعی ریکروٹنگ آفیسرز بورڈ سے مل سکتا ہے۔ پتہ:۔

P.A. directorate, PA-3 (a) Adjutant-General Branch G.H.Q.
RAWALPINDI

(رپورٹ ۲۶/۱/۷۳)

(۲)

چارٹرڈ اکاؤنٹنسی کی تعلیم بیرونی ممالک میں حاصل کرنے کے لئے وظائف

پاکستان پیٹرولیم کی طرف سے مل سکتے ہیں۔
شرائط: گریجویٹ درجہ اول۔ انگلستان کی کسی منظور شدہ فرم سے آرٹیکلز حاصل کئے ہوئے ترجیح دیئے جائیں گے۔
عمر۔ ۲۳½ تا ۲۱ سال۔
درخواست مع ضروری سرٹیفکیٹس اور فوٹو ۱۵؍۲ تک ایڈمنسٹریٹو منیجر پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ پوسٹ آفس بکس نمبر ۳۹۴۲ کراچی ۴ کے پتہ پر پہنچنی ضروری ہیں۔
انٹرویو۔ اپنے کرایہ پر۔

اعلانات دارالقضاء

۱۔ محترمہ عالم بی بی صاحبہ بیوہ میاں خیرالدین صاحب مرحوم معرفت چوہدری نور احمد خان صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند میاں خیرالدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعات ۱۵-۱۶/۱۴۴ واقع محلہ دارالعلوم الاٹ ہیں۔ التماس ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے اور درج ذیل وارثان کے نام منتقل فرما کر ممنون فرما دیں۔ ۱۔ علی محمد صاحب ۲۔ رحمت اللہ صاحب ۳۔ احمد دین صاحب ۴۔ محمد اکرم الحق صاحب ۵۔ محمد یعقوب صاحب۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم [illegible] دار رحمت اللہ صاحب مکان ۳۴/۲۱ دارالرحمت ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۳۴/۲۱ واقع محلہ دارالرحمت شرقی الاٹ ہے۔
پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل ہونے پر باقی وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔
لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۳۴/۲۱ واقع محلہ دارالرحمت میرے نام منتقل فرما کر ممنون فرما دیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔
(ناظم دارالقضاء)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

جملہ ناظمین اطفال جائزہ لیں کہ کیا وہ ہر ماہ مرکز کو اطفال کا چندہ بھجوا رہے ہیں اگر نہیں تو اس طرف فوری توجہ دی جائے۔ (مہتمم مال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قراردادِ تعزیت

ہم تمام حاضرین مجلس یعنی پرنسپل، سٹاف اور طالبات جامعہ نصرت ربوہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی المناک وفات پر نہایت رنج و الم کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔ اللھم آمین۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے یعنی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے فرزند اکبر تھے۔ بے شمار صفات حسنہ کے مالک تھے اعلیٰ سرکاری ملازمت سے فراغت کے بعد آپ نے طویل عرصہ تک دینی خدمات بجالانے کی سعادت حاصل کی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو اہم عہدے ناظر امور عامہ اور ناظر اعلیٰ آپ کے سپرد رہے جہاں آپ نے اپنی بے لوث خدمت انتھک محنت کا ثبوت بہم پہنچایا۔ آپ نہایت نیک، متقی، بے نفس، خوش اخلاق اور حلیم الطبع بزرگ تھے۔ آپ نے اپنی یادگار کے طور پر دو صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کا ہر طرح حامی و مددگار ہو اور دین کا خادم بنائے۔ نیز نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم اس عظیم جماعتی صدمہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ آپ کے تمام بچوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے دلی خلوص کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

(پرنسپل)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم حکیم محمد صالح علوی ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو قبولہ ضلع ساہیوال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بیمار نہیں تھے لیکن عمر کے تقاضا کی وجہ سے کافی کمزور تھے۔ محترم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب صدر جماعت مقامی نے اپنی نگرانی میں تجہیز و تکفین کرائی اور نماز جنازہ کے بعد محترم شیخ محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال قبولہ نے پڑھائی۔ آپ کو مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد احمد علوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ قبولہ)

جانوروں کا مہلک اپھارہ

شفتل اور برسیم وغیرہ کے قسم کے چارہ سے جانوروں کو جو خوفناک اور مہلک اپھارہ ہو جاتا ہے اکسیر اپھارہ کا ایک پیکٹ جانور کے منہ میں جھاڑنے سے بفضلہ تعالیٰ پندرہ منٹ میں اپھارہ غائب ہو جاتا ہے۔ چھری یا ٹروکار کی بجائے اکسیر اپھارہ کا استعمال زیادہ یقینی اور قطعی بے ضرر علاج ہے۔ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت۔ فی پیکٹ ۱/ درجن ۱۰/ تین درجن منگانے پر خرچہ بذمہ کمپنی۔
کیور ہومیو پیتھک کمپنی لاہور کراچی۔ ربوہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
کلینک فون نمبر ۶۶ رہائش کا فون نمبر ۶۷

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی اور بیماریوں کے علاج کیلئے
بہترین سرمہ اور کاجل
مستورات اور بچوں کے لئے بہت مفید قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

درخواست دعا

میرے بھائی ملک مظفر احمد صاحب آف کوئٹہ آج کل بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم انہیں صحت والی عمر عطا فرمائے۔ (ملک اشتیاق حسین۔ لاہور)

قائدین مجالس ہر ماہ رپورٹ کارگزاری ماہانہ باقاعدہ اور بروقت بھجواتے رہیں۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافق اپنے ارادوں میں ناکام رہیں گے

گزشتہ مالی سال میں احباب جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ بیشی کے ساتھ پورا کرنے کی توفیق پائی۔ اس پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ہجرت/مئی ۱۳۵۱ ہش میں ارشاد فرمایا:۔

"پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے چندوں میں کمی نہیں آئی حالانکہ منافق یہ سمجھتا تھا کہ کمی آجائے گی۔ منافق اپنے اخلاص ...... کی کم مائیگی کو دوسروں کے اخلاص کو ماپنے کی کسوٹی بناتا ہے چنانچہ اب بھی اس نے سوچا چلو پیشگوئی کر دو کہ جماعت احمدیہ بہت بددل اور پریشان ہو گئی ہے اور اپنے اس خلیفے کی نالائقیوں کی وجہ سے پشت ہمت کھو بیٹھی ہے۔ انہوں نے چندوں کا بھی ذکر کیا۔ مجھے بھی رپورٹیں پہنچیں کہ دیکھ لینا ان کو پیسے نہیں ملیں گے۔ مگر اے منافقو! تم نے یہ بات کرتے وقت اندازہ لگایا تھا دنیا کے حالات کا لیکن مومنوں کی اس جماعت نے اپنے عمل کی بنیاد اپنے ایمان پر رکھی ہوئی ہے۔ اس لئے مومنوں نے کہا یہ تکالیف یہ ابتلاء اور یہ ضرر تو آتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے موقع پر مومن کی گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن وہ ایک جگہ پر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اور نہ پیچھے ہٹتا ہے" (الفضل ۱۸ احسان)

مومن ابتلاؤں اور تکالیف کو دیکھ کر گھبراتا نہیں۔ اس کا قدم رکتا نہیں بلکہ وہ ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا اور اخلاص اور قربانی میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

امسال صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات۔ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ نیز زکوٰۃ کی وصولی میں خاصی کمی ہے۔ مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جملہ بقایا جات ادا فرما کر اس کمی کو جلد دور فرما دیں تا اس سال بھی اللہ کے فضل سے حضور کا منظور فرمودہ بجٹ بیشی کے ساتھ پورا ہو جائے۔ اور منافق اپنے ارادوں میں ناکام رہیں۔

(ناظر بیت المال آمد)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا دینی نصاب

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ماہ مئی میں ہوگا۔ تاریخ امتحان کا فیصلہ محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کر چکے ہیں۔ یعنی مئی کا آخری ہفتہ۔ کارکنان کو چاہیئے کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

نصاب حسب ذیل ہوگا:۔

۱۔ قرآن کریم — سورہ یوسف
۲۔ علم کلام — نزول المسیح
۳۔ انگریزی — ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تقریب شادی

میرے پوتے عزیز رشید احمد خادم ابن ملک محمد صدیق صاحب سٹیشن ماسٹر کی بارات ۷ جنوری ۷۳ء کو کراچی روانہ ہوئی۔ اور ۸ جنوری کو بخیریت لاہور واپس آئی۔ ۹ جنوری کو دعوت ولیمہ کی تقریب عمل میں آئی۔ عزیز کا نکاح گزشتہ سال عزیزہ ناصرہ بیگم بنت سید محمود احمد صاحب ناصر نمبر ناظم آباد کراچی سے مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا تھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(ملک (صحابی) فضل حسین احمد کا نزیل بادامی باغ لاہور)

درخواست دعا

محترم ملک محمد افضل صاحب آف بوچھال کلاں ضلع جہلم مقیم چوہڑکانہ منڈی دل کے دورہ سے شدید بیمار ہیں۔ نقاہت بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ محمد علی انبالوی۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے

قرارداد تعزیت بر وفات صاحبزادہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ

ہم جملہ اراکین مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے المناک سانحہ پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں۔ اور خدائے رحیم و کریم کے حضور عاجزانہ دست بدعا ہیں کہ وہ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

آپ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے نافلہ ہونے کی حیثیت سے دینی و دنیاوی نعمتوں سے فیض یاب ہوئے۔ اپنی ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات آپ نے بڑی محبت، لگن اور محنت سے سرانجام دیں پہلے ناظر امور عامہ کی ذمہ داری کو بحسن و خوبی نبھایا اور بعد ازاں ناظر اعلیٰ کی حیثیت میں [illegible] نہایت بے نفسی اور شوق سے سلسلہ کی خدمات بجا لاتے رہے نیز اپنی زوجہ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ جو لجنہ اماء اللہ کے نمایاں کام کے علاوہ جلسہ ہائے سالانہ اور اجتماعات لجنہ اماء اللہ کے موقع پر شب و روز خدمات بجالاتی رہیں کے ساتھ ہمیشہ گھریلو سطح پر تعاون فرماتے بلکہ حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

آپ نے دو صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے بچوں کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے اور نیک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اس غم عظیم صدمہ کے موقع پر ہم تمام ممبرات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مکرمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم مکرم محترم مرزا خورشید احمد صاحب (پسر اکبر مرحوم ؓ) اور دیگر تمام بچوں خاندان حضرت مسیح موعود کے جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور پر خلوص تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور سب کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

(اراکین مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ترجمہ تفسیر صغیر کے اعلیٰ کمالات

ماہنامہ الفرقان کا خاص نمبر۔

شاعر حضرات سے ایک ضروری درخواست

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تفسیر صغیر کا ہر پڑھنے والا شاہد حال ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے سلیس اردو ترجمہ قرآن مجید یعنی تفسیر صغیر کو بھی اپنوں اور بیگانوں میں خاص عظمت حاصل ہے۔

ترجمہ تفسیر صغیر کے بے مثال کمالات کے بارے میں فاضل مضمون نگار مولانا دوست محمد صاحب نے ماہنامہ الفرقان کے لئے خاص تحقیقی مقالہ سپرد قلم کیا ہے یہ مقالہ الفرقان کے ماہ مارچ کے شمارہ میں مکمل طور پر بطور خاص شائع ہو رہا ہے۔

خواہش ہے کہ اگر اس شمارہ میں اس نثری مقالہ کے ساتھ ساتھ ہمارے شعرائے کرام بھی تفسیر صغیر کے بارہ میں اپنے منظوم کلام سے ممنون فرما دیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ میں اپنی اس خواہش کو اپنے شاعر بھائیوں کے سامنے بڑی امید کے ساتھ پیش کر رہا ہوں امید ہے کہ وہ آخر فروری تک اپنے منظوم تاثرات عنایت فرمائیں گے۔

(ابوالعطاء جالندھری۔ ایڈیٹر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵